مولانا محمد اکرم رحمانی
مدرس جامعہ سلفیہ

دشمنان اسلام سے محبت؟

قولہ تعالیٰ: لاتجد قوماً یومنون باللہ والیوم الاخر یوآدون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانو آباء ھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ . ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا . رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ . اولئک حزب اللہ . الا ان حزب اللہ ھم المفلحون (سورۃ المجادلۃ ۲۲)

ترجمہ: تم کبھی نہ پاؤ گے کہ جولوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کی خواہ وہ انکے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی یا ان کے اہل خاندان۔ یہ وہ لوگ ہیں جنکے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کردیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کرکے انکو قوت بخشی ہے۔ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ وہ اللہ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ خبردار رہو۔ اللہ کی پارٹی والے ہی فلاح پانے والے ہیں۔

قارئین کرام: مذکورہ بالا آیت میں اللہ رب العزت نے وضاحت فرمائی ہے کہ جو ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت میں کامل ہوتے ہیں وہ اللہ اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے محبت اور تعلق خاطر نہیں رکھتے۔ گویا ایمان اور اللہ ورسول کے دشمنوں کی محبت ونصرت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ جو ایمان میں ہر لحاظ سے کامل تھے انہوں نے اپنی عملی زندگی سے ثابت کردکھایا کہ جن کے دلوں میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور دین اسلام کی محبت ہوتی ہے ان کے دل میں اعداء اسلام اور دشمنان اہل اسلام کی محبت نہیں ہوسکتی۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اپنے ہاتھوں سے اپنے عزیز واقارب کو قتل کرنے سے گریز نہیں کیا۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہؓ نے اپنے باپ عبداللہ بن جراح کو قتل کیا۔ حضرت مصعبؓ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو قتل کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے بیٹے عبدالرحمان سے لڑنے کیلئے تیار ہوگئے۔ حضرت علیؓ، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن الحارثؓ نے عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا۔ جو انکے قریبی رشتہ دار تھے۔ حضرت عمرؓ نے اسیران غزوہ بدر کے معاملہ میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ان سب کو قتل کردیا جائے۔ اور ہم میں سے ہر ایک اپنے رشتہ دار کو قتل کرے۔ اسی جنگ بدر میں حضرت مصعب بن عمیرؓ کے حقیقی بھائی ابوعزیز بن عمیر کو ایک انصاری پکڑ کر باندھ رہا تھا۔ حضرت مصعبؓ نے دیکھا تو پکار کر کہا۔ زرا مضبوط باندھنا۔ اسکی ماں بڑی مالدار ہے۔ اسکی رہائی کیلئے وہ تمہیں بہت سا فدیہ دے گی۔ ابوعزیز نے کہا تم بھائی ہوکر یہ بات کہہ رہے ہو۔ حضرت مصعبؓ نے جواب دیا اس وقت تم میرے بھائی نہیں ہو۔ بلکہ یہ انصاری میرا بھائی ہے جو تمہیں گرفتار کررہا ہے۔ اسی جنگ بدر میں خود نبی اکرم ﷺ کے داماد ابوالعاص گرفتار ہوکر آئے اور انکے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے داماد ہونے کی وجہ سے کوئی امتیازی سلوک نہ کیا گیا۔ جو دوسرے قیدیوں سے کچھ بھی مختلف ہوتا۔

صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلص اور سچے مسلمان کیسے ہوتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول اور دین اسلام سے ان کا تعلق کیسے والہانہ ہوتا ہے۔ اور دشمنان اسلام سے ان کا رویہ کیسے ہوتا ہے؟ خواہ وہ انکے قریبی رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں؟ اسی مخلصانہ اور مضبوط ایمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انکو رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا خطاب دیا۔

حضرت علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ مجادلہ کی مذکورہ آیت کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ کی ایک دعا نقل فرمائی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

اللھم لا تجعل لفاجر وفی روایۃ لفاسق علی یدا ولا نعمۃ فیودہ قلبی فانی وجدت فیما اوحیت الی. لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخرۃ یوادون من حاد اللہ ورسولہ.

ترجمہ: کسی فاجر (اور ایک روایت میں فاسق) کا میرے اوپر کوئی احسان نہ ہونے دے کہ میرے دل میں اسکے لئے کوئی محبت پیدا ہو۔ کیونکہ تیری نازل کردہ وحی میں یہ بات میں نے پائی ہے کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والوں کو تم اللہ اور اسکے رسول کے مخالفوں سے محبت کرتے ہوئے نہ پاؤ گے۔

قارئین کرام: آیئے سوچیں! کیا ہمارے دلوں میں ایسا ایمان ہے جیسا کہ صحابہ کرامؓ کے دلوں میں تھا۔ کیا دشمنان اسلام سے ہمارا وہی رویہ ہے جو صحابہ کرام کا تھا؟ یا کہ انکے برعکس؟

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رسول اللہ ﷺ سے محبت

عن ابی سعید الخدریؓ ان رسول اللہ ﷺ جلس علی المنبر فقال " ان عبدا خیر اللہ من ان یوتیہ من زھرۃ الدنیا ماشاء وبین ما عندہ فاختار ماعندہ فبکی ابوبکر رضی اللہ عنہ قال فدیناک بآبائنا و امھاتنا . فعجبنالہ فقال الناس . انظروا! الی ھذا الشیخ یخبر رسول اللہ ﷺ عن عبد خیرہ اللہ من ان یوتیہ من زھرۃ الدنیا و بین ماعندہ وھو یقول : فدیناک بآبائنا و امھاتنا فکان رسول اللہ ﷺ ھو المخیر وکان ابوبکر اعلمنا . (متفق علیہ)(مشکوۃ المصابیح ج ۲ باب ھجرۃ الرسول الی المدینہ ووفاتہ)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اس بات کا اختیار دیا کہ وہ دنیا کی ناز و نعمت سے جو اللہ تعالیٰ نے اسکو عطا کی ہیں اور اس چیز کے درمیان جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے میں سے کوئی ایک اختیار کرے (اس بات کو سمجھتے ہوئے) ابوبکر صدیقؓ اشکبار ہوگئے۔ اور کہنے لگے کہ ہم آپ پر اپنے ماں باپ کے ساتھ قربان جائیں۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرؓ کے آبدیدہ ہونے پر تعجب کا اظہار کیا لوگوں نے کہا اس عمر رسیدہ شخص کو دیکھو۔ کہ رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کے بارے میں فرمارہے ہیں جسکو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں یا وہ نعمتیں حاصل کرنا چاہتے ہیں جو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں ہیں۔ اور یہ عمر رسیدہ شخص کہہ رہا ہے کہ ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ پر قربان جائیں۔ اصل حقیقت یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکر صدیقؓ ہم سے سے زیادہ آنحضرت ﷺ کی بات کو سمجھنے والے تھے۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

فلم یلقنھا الا ابوبکر رضی اللہ عنہ فبکی فقال نفدیک بآبائنا و امھاتنا وابنائنا (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۳۲)

یعنی ابوبکر صدیقؓ کے علاوہ کسی اور نے آنحضرت ﷺ کی بات کو نہ سمجھا وہ بات کی تہہ کو پہنچ کر رونے لگے پھر عرض کیا۔ "ہم آپ پر اپنے باپ مائیں اور بیٹے قربان کرتے ہیں۔

قارئین کرام: مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اللہ تعالیٰ نے دیگر صحابہ کی نسبت علم وفضل اور فہم وفراست سے زیادہ نوازا تھا۔ اور انکے دل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت وعقیدت بھی بہت زیادہ تھی جسکی وجہ سے آپ کی جدائی کا تصور کرکے روتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد بھی جب ابوبکر صدیقؓ آپ ﷺ کو یاد فرماتے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہوجاتے جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں۔

سمعت ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ علی ھذا المنبر یقول سمعت رسول اللہ ﷺ فی ھذا الیوم من عام الاول ثم استعبر ابوبکر وبکی ، ثم قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ، لم توتو شیئا بعد کلمۃ الاخلاص مثل العافیۃ فاسالوا اللہ العافیۃ (مسند احمد بن حنبل: ج ۱ : ص ۱۵۸،۱۵۹)

ترجمہ: میں نے اس منبر پر ابوبکر صدیقؓ کو فرماتے سنا میں نے گذشتہ سال اسی دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر ابوبکر صدیقؓ پھوٹ پھوٹ کررونے لگے۔ پھر ارشاد فرمایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کلمۃ اخلاص کے بعد تمہیں عافیت جیسی کوئی نعمت نہیں دی گئی۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔

اور دوسری روایت میں ہے " فخنقتہ العبرہ ثلاث مرار ثم قال (ایضاً) آنسوؤں نے تین مرتبہ ان کی آواز کو دبا دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا (مذکورہ حدیث) محبت رسول ﷺ کی وجہ سے ہی حضرت ابوبکرؓ نے ﷺ کی شدید تمنا کی کہ میں جلدی رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

"عن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان ابابکر رضی اللہ عنہ لما حضرتہ الوفاۃ قال ای یوم ھذا؟ قالوا یوم الاثنین قال فان مت من لیلتی فلا تنتظروا بی الغد فان احب الایام واللیالی الی اقربھا من رسول اللہ ﷺ (مسند احمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۷۳) ترجمہ: جب ابوبکرؓ کا وقت پہنچا تو دریافت کرنے لگے آج کون سا دن ہے انہوں (گھر والوں) نے جواب دیا سوموار۔ فرمایا اگر آج رات میرا انتقال ہوگیا تو کل تک مجھے موخر نہ کرنا (میری تجہیز وتکفین کل پر نہ ڈالنا) بلاشک سارے دنوں اور راتوں سے وہ دن اور رات مجھے سب سے زیادہ پیارے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ اندازہ کیجئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نگاہ میں دنوں اور راتوں کی محبت کا معیار رسول اللہ ﷺ سے ان کا قرب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ محبت نصیب فرمائے۔ آمین